البلاغ القاسمی

اسلام ہمارا پسندیدہ مذہب کیوں؟

مصنف

مولانا احمد حسین قاسمی حفظہ اللہ

PUBLICATIONS
AL IDRAAK — Naved Ahmad

اسلام ہمارا پسندیدہ مذہب کیوں؟ قسط4

6/21/2026 07:07:00 PM

باسمہ تعالیٰ عز اسمہ

====================================

دلیل3/ مذہب اسلام کی فوقیت

باعتبار تحفظ سیرت طیبہ

قارئین کرام! ایک مسلمان کے لئے بحیثیت مسلمان خود کو جاننے سے زیادہ ضروری ہے پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم کو جاننا اور پہچاننا، جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ

جانے وہ اسلام کو بھلا کیسے جان سکتا ہے؟ کیونکہ ایک مسلمان اپنے وجود اسلامی میں، یا ایک مومن اپنے وجود ایمانی میں پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کاسراپا محتاج ہے، "العیاذ باللہ" وجود پیمبر سے اگر صرف نظر کر لیاجائے تو مومن کا وجود ایمانی قائم وباقی نہیں رہ سکتا، اسی لئے اللہ تبارک وتعالی نےارشاد فرمایا "النبی اولی بالمومنین من انفسہم" اہل ایمان پر اپنی جانوں سے زیادہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حق ہے، کیونکہ مومن کا وجود ایمانی آفتاب نبوت کاعکس اور پرتو ہے، اورظاہر ہے کہ پرتو کوجوقرب اورعلاقہ اپنےاصل منبع آفتاب سےہوتاہے وہ آئینہ سے نہیں ہو سکتا، اور مومن کو جو ایمان پہونچتا ہے وہ واسطہ در واسطہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کا فیض ہے، معلوم ہوا کہ ایمان نبی سے قریب اور مومن سے بعید ہے، نیز نبی ایمان سے متصف بالذات اور مومن متصف بالعرض ہے، سو جب یہ بات صد فیصد یقینی اور مسلم ہو گئی کہ مومن کے ایمان و اسلام کی اصل ذات پیغمبر ہے، تو ضروری ہوا کہ مومن خود کو اورایمان واسلام کو جاننے سے پہلے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جانے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کا علم حا صل کرے، تاکہ خود بھی اس کے مطابق چلے اور دوسروں کو بھی دعوت دے،

چنانچہ حق تعالی جل وعلا نے سورہ ہود کے اندر چند انبیاء کے حالات بیان فرمائے، اور اخیر میں اس کی حکمت بھی بیان فرمائی، ارشاد ربانی ہے" وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک' وجاءک فی ھذہ الحق و موعظة

وذکری للمؤمنین" ہم آپ کے سامنے انبیاء کے واقعات کو اس لئے بیان کرتے ہیں تاکہ انکے ذریعہ ہم آپ کے قلب مبارک کو دعوت الی اللہ اورایمان پرجمادیں، اور ان واقعات کے ضمن میں حق و حقیقت، اور موعظت ونصیحت،تذکیر ویاد دہانی ایمان والوں کے سامنے واضح ہوجائے،،

چنانچہ قرآن کریم کی متعدد سورتیں انبیاء کے نام سے موسوم ہوئیں، جن میں ان انبیاء کرام کے حالاتط بیان کئے گئے، چنانچہ سورہ کہف اصحاب کہف کے نام سے اورسورہ لقمان حضرت لقمان کے نام سے سورہ یوسف حضرت یوسف علیہ السلام کے نام سے موسوم ہے اس میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ: انبیاء، علماء اور صلحاء کی سیرت اور انکےحالات کاجاننا لکھنا اورمحفوظ کرناانتہائی ضروری ہے،

سیرت طیبہ کے فوائد

سیرت پاک سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور فضائل و کمالات کا علم ہو گا اور ضمنا صحابہ کرام کے فضائل وکمالات اور ان کے معمولات معلوم ہونگےجس سے اہل ایمان کےایمان میں زیادتی اورقوت پیدا ہوگی،عمل کا شوق اور جذبہ بیدار ہوگا،اور جوغیر ایمان والےہیں وہ اگر سیرت پڑھیں گے تو اسکاعلم انکے حق میں دعوۃ الی اللہ اور دعوۃ الی الحق کا ذریعہ بنےگا،،

اسی مقصد کے تحت امتوں نے أنبیاء کی، اور قوموں نے اپنے پیشواوں اور اکابرین کی سیرت و تواریخ لکھیں، لیکن وہ سب ناقص وناتمام اور ادھوری و نامکمل رہیں، اور ان کی لکھی ہوئی وہ کتابیں من گھڑت قصوں اور بے انتہا

مبالغہ آمیز کہانیوں کا مجموعہ بن گئیں، اور ایسا کیوں نہ ہو؟ کہ وہ قوم جسکاحال یہ ہو کہ وہ جسے صحیفہ آسمانی اور کتاب ربانی سمجھتی ہو اسکےبارے میں یہ بھی معلوم نہ ہو کہ وہ کب نازل ہوئی، کس پر نازل ہوئی، کہاں نازل ہوئی، اور کیوں نازل ہوئی، اور جسے وہ اپنا پیغمبر، اپنا مذہبی پیشوا اور رہنما مانتی ہو اس کی قبرکا نشان تک نہ جانتی ہو تو وہ قوم سیرت اگر لکھے بھی تو کیا لکھے گی؟ پوری سیرت اور مکمل حالات زندگی تو بہت بعید ایک کلمہ اور ایک جملہ بھی ایسا نہیں لکھ سکتی جسکی سند پیغمبر اور پیشوا تک متصل ہو،

جبکہ مسلمانون کے پاس الحمدللہ ثم الحمد للہ پیغمبر اسلام محسن کائنات فخرموجودات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و سلم کی مکمل سیرت پاک اور پوری حیات طیبہ کا ایک ایک لمحہ، خصوصا نبوی زندگی کاگوشہ گوشہ، پیغمبرانہ شان کی ایک ایک ادا، اور جملہ حرکات وسکنات حتیٰ کہ سرمبارک میں اور ڈاڑھی مبارک میں کتنے بال سفید ہوئے تھے، سب کچھ بالتفصیل مسلسل اور متصل سند کے ساتھ محفوظ ہے،یہ صرف ایک اوربس ایک امت: امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوۃوالسلام ہی کو یہ خصوصی فخر و امتیاز حاصل ہے کہ یہ کسی دور اور کسی زمانے میں ایک لمحہ کے لئے اپنے نبی سے منقطع نہیں ہوئی،

اس کے بر عکس یہودونصاری الٹا لٹک جائیں تو بھی اپنے نبی کی سیرت بیان نہیں کر سکتے، سیرت تو بڑی بات ہے

وہ سند متصل سے اپنےنبی کایوم پیدائش اوریوم وفات بھی نہیں بتاسکتے،

نصاریٰ نے پچیس دسمبر کو حضرت عیسی علیہ السلام کایوم پیدائش منانا شروع کیا تو وہ بھی ان کے آسمان پر اٹھائے جانے کے تین سو سال بعد، مگر ان کے پاس اس کی کوئی صحیح سند اور دلیل نہیں ہے کہ پچیس دسمبر ہی حضرت عیسی علیہ السلام کایوم پیدائش ہے،

خلاصہ کلام یہ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ و سلم کی سیرت طیبہ کا محفوظ ہونابھی دنیا کے تمام ادیان ومذاہب پر اسلام کی فوقیت اوررتری کی واضح دلیل ہے،لہذا اسلام ہی ہمارا پسندیدہ مذہب ہے،،

"" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" ""

دلیل 4:/مذھب اسلام کی فوقیت

ـاور برتری باعتبا فطرتـ

قارئین کرام :- مذاہب عالم پر مذہب اسلام کی فوقیت وبرتری کی چوتھی دلیل ہے،مذہب اسلام کا دین فطرت ہونا!

دنیا کے تمام ادیان ومذاہب میں دین اسلام ہی وہ واحد اور ممتاز دین ہے جو ہر قسم کے مبالغے اور افراط و تفریط سے پاک صاف انسانی مزاج وطبیعت اوربنی نوع انسان کی فطرت سلیمہ کے عین مطابق ہے، کیونکہ خالق کائنات مالک ارض و سموات نے قیامت تک ہر دور اور ہر زمانے کے تمام انسانوں کی مکمل رہنمائی کے لئے اسے اتارا ہے،

چنانچہ ایک سلیم الطبع سادہ لوح انسان اگر دین اسلام کا کوئی حکم جاننا چاہے، وہ اپنے دل سے پوچھے،اس کا دل خود اسلام ہی کی طرف رہنمائی کریگا، جیسا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ادشاد ہے" قلبک اذا افتاک المفتیون"جب تجھے کوئی مفتی فتوی دے تو تو اپنے دل سے بھی فتوی پوچھ لے،

بات اصل میں یہ ہیکہ انسان دنیامیں آکر اللہ رب العزت سے کئے ہوئے اپنے وعدے کو اگرچہ بھول گیالیکن اسکا ایک خاص نقش ہر انسان کے دل پر زندگی بھر کے لئے بیٹھا ہوا ہے، یہی وجہ ہے کہ دنیا کا ہر انسان طبعی اور فطری طور پرکسی نہ کسی کی تعظیم اور عبادت کی طرف ضرور مائل ہوتا ہے،البتہ جس ماحول اور معاشرے میں وہ پروان چڑھتا پلتا اور بڑھتا ہے اسی ماحول میں ڈھل جاتا ہے،ورنہ اگرایک انسان کو ماحول سے آزاد رکھا جائے، اور ماں باپ یا اعزہ واقرباء کے مزاج اور مذھب کا کوئی اثر اسکے اوپر نہ ہو تو فطری طور پر وہ دین اسلام ہی کو اختیار کریگا، اسی بات کو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا" کل مولودیولدعلی الفطرۃفابواہ یہودانہ اوینصرانہ اویمجسانہ" ہربچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے،پھر اسکے ماں باپ اسےیہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں،

معلوم ہواکہ ہرانسان فطری طور پر مسلمان پیدا ہوتا ہے، لیکن جیسے جیسے وہ بڑا ہوتا ہے تو والدین اور اپنے سر پرست واولیا کے ساتھ چلتے ہوئے انھین کے طریق اور دین و مذہب کو اختیار کر لیتا ہے، بہرحال خلاصہ یہ کہ مذہب اسلام ہی تنہا دین فطرت ہے کسی اور دین و مذہب کو یہ

خصوصیت حاصل نہیں، نہ ہی یہودیت کو نہ ہی نصرانیت کو نہ کسی اور مذہب کو،بلکہ آج ہم یہ دیکھ رہےہیں کہ دنیا کے سارے مذاہب فطرت کے خلاف چل رہے ہیں،

مثلاعیسائیوں کا ازدواجی زندگی کو معرفت الہی کے حصول میں رکاوٹ سمجھنا اورعورتوں کوکنواری رہنےکی ترغیب دینافطرت کیخلاف ہے،

اسی طرح ہندووں کے یہاں شوہر کے مرنے پر عورت کو اس کے ساتھ زندہ جلا کر ستی کردینا فطرت سے عین بغاوت ہے،

یہود کا یہ ماننا کہ نبو ت صرف بنی اسرائیل کا حق ہے، باقی قومیں اس کے در کی گدا گر ہیں فطرت کےخلاف ہے

لیکن الحمد للہ ثم الحمد للہ ہم ببانگ دہل یہ اعلان کر سکتے ہیں اور پوری دنیا کو چیلنج دے سکتے ہیں کہ: مذہب اسلام اور شریعت اسلا میہ کا کوئی قانون و آئین اور کوئی بھی حکم ایسا نہیں جسے انسانی فطرت اور انسانی طبیعت ومزاج کےخلاف ثابت کیاجاسکے،یہ دنیا کے تمام ادیان ومذاہب پرمذہب اسلام کی فوقیت وبرتری کی واضح دلیل ہے،

"" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" ""

دلیل5:-مذہب اسلام کی فوقیت

ـباعتبار عبادات واعمالـ

اسلامی عبادات واعمال میں جو سادگی اور توسع رکھی گئی ہے اسکی نظیر اور مثال بھی دیگر ادیان و مذاہب میں دور دور تک نظر نہیں آتی، اور دین اسلام کے اندر سادگی اور توسع کو عبادات و اعمال میں اصول کادرجہ حاصل ہے جس کو قرآن مقدس نے اس طرح بیان کیاہے"یرید اللہ بکم الیسر ولایرید بکم العسر" اللہ پاک تمھارے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتےہیں اورتمھارےساتھ تنگی کاارادہ نہیں رکھتے،

اور اسی بات کونبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں فرمایا " الدین یسر" دین میں آسا نی ہے, اور کہیں فرمایا " یسروا ولا تعسروا" آسانی پیدا کرو! تنگی مت پیدا کرو، یہ اوراسطرح کی دیگر متعدد آیات و روایات ہیں جن سے دین اسلام اور شریعت اسلا میہ میں عبادات و اعمال کے اندر حیران کن حدتک سادگی اورآسانی کابخوبی اندازہ ہوتا ہے,

اب آیئے! ذرا چند عبادات اسلامیہ کا دیگر مذاہب کی بعض عبادات سے موازنہ کرکے دیکھتے ہیں جس سے اندازہ ہوگا کہ واقعی میں اسلامی عبادات واعمال میں جو سادگی اور توسع ہے وہ کسی اور مذھب میں نہیں ہے،

مثلا نماز جواسلامی عبادات میں اہم العبادات اور اعظم الاعمال ہے جسے حدیث پاک کے اندر " عماد الدین" دین کی بنیاد اور دین کا ستون کہا گیاہے، اسی کو لے لیجئے کہ نماز کےلئے وضو شرط ہے، وضو میں انسان کےجن اعضاء"چہرہ, ہاتھ کہنیوں تک، سر کا مسح ،اور پیر ٹخنوں تک " کو دھونا فرض قرار دیا گیا ہے، یہ وہ اعضاء بدن ہیں جو عموما اور کام کاج کے وقت خصوصاً ننگے(کھلے)ہوئے ہوتے ہیں اور

کام سےفارغ ہوکر آدمی ان اعضاء کو یوں بھی دن میں کئی بار دھوتاہے، شریعت اسلام نے انھیں اعضاء کے دھونے کو وضو قرار دے دیا ہے،اب اگر کوئی انسان ان اعضاء کو یونہی دھونے کے بجائے وضوکی نیت سے دھوئے تواعضاءبھی دھل گئے اورمفت کاثواب بھی مل رہا ہے، آن کے علاوہ وضو کے اور جو ارکان ہیں وہ سنت اور مستحب ہیں، ادا کر یں تو ثواب، نہ ادا کریں تو کوئی گناہ نہیں، آدمی نماز پڑھنے کے بہر حال قابل ہو گیا،

نیز پانی نہ ملے یا پانی کے استعمال پر کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے قدرت نہ ہو توتیمم کی سہولت رکھ دی گئی، اورتیمم کو وضوء کے قائم مقام کر دیا گیا، لہذا تیمم سے وہ ساری عبا دات انجام دیجاسکتی ہیں جنکےلئے وضو کی ضرورت ہوتی ہے،

اوقات نماز کا انحصار طلوع فجر اور غروب شمس پر رکھا گیا، یہ ایسا آسان کام ہے جسے دنیا کا ہر انسان مالدار وغر یب، شہری و دیہاتی، صحت مند و مریض، پڑھا لکھا یا ان پڑھ، عالم اور جاہل، سمجھ سکتا ہے، ہر مرد و عورت، سمجھ دار، بچہ اور بوڑھا اندازہ کرسکتا ہے کہ فجر: طلوع شمس سے پہلے، ظہر زوال شمس کےبعد، عصر غروب شمس سے پہلے، مغرب: غروب شمس کے فورا بعد اورعشاء: غروب شمس کے بعد جب ستارے آسمان پر چمک جائیں، ان اوقات کو معلوم کرنے کے لئے کسی کی ضرورت نہیں، بلکہ آدمی جہاں کہیں ہو شہر میں ہو یا کسی ویرانے میں، جنگل میں ہو یا بیابان میں، پہاڑ کی چوٹی پر ہو یا موج دریا کے کے

طلاطم میں، بس ذرا نگاہ اٹھائی اور ان اوقات نماز کو بڑی آسانی سے معلوم کر لیا،

نماز کے لئے ساری زمین کو "جوظاہری ناپاکی سے پاک ہو" مصلی بنا دیا گیا، لہذا آدمی اگر کسی وجہ سے مسجد میں نہیں پہونچ سکتا تو زمین کے جس حصہ پر ہو "کھیت کھلیان میں ہو،گھر اور مکان میں ہو، یا کسی سواری" ٹرین، پلین، کشتی وغیرہ پر"سوار ہو بلا تکلف نماز پڑھ سکتا ہے،

کسی کو نماز پڑھناہے اور سمت قبلہ اس کو معلوم نہیں، اور کوئی بتانے والا بھی موجود نہیں تو ایسی صورت میں تحری" غور و فکر" کے ذریعہ رخ متعین کرنے کا اختیار دے دیا گیا،اور دوران نماز اگر تحری بدل جائےتو جس طرف اب رخ کعبہ کا غالب گمان ہو رہاہو ادھررخ پھیر لینے کی اجازت دے دی گئ، خواہ متعدد بار ایسا ہو جائے کہ تحری بار بار بدل جائے حتی کہ چار رکعتیں اس کو چار الگ الگ سمتوں میں پڑھنی پڑیں توبھی اسکی نماز درست اورمکمل ہو جائے گی "فاینما تولوا فثم وجہ اللہ"تم جس طرف چہرا پھیروہی اللہ کا رخ ہے،

نمازمیں ستر عورت فرض ہے جس کے لئےاتنے ہی لباس کی ضرورت ہوتی ہے جتنا غریب سے غریب انسان کے پاس موجود ہوتاہے، پھر بھی اگر بالفرض کوئ انسان کسی ایسی حالت اور ایسی جگہ میں ہو جہاں وہ مادر زاد برہنہ ہو اور بقدر ستر عورت بھی اس کےپاس لباس نہ ہو،اور آس پاس کوئی گھاس پھوس، یا درخت وغیرہ کے پتے بھی نہ ہوں،

جسکے ذریعہ وہ اپناحصہ ستر چھپا سکے تو اسکے لئے ننگے ہی نماز پڑھنےکی رخصت ہے،

نماز میں قیام فرض ہے لیکن اگر کسی کو بیماری یا کمزوری اور بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے قیام پرقدرت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھ لے، بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر پڑھ لے،

نمازمیں کوئی غلطی ہوجائے تو اسکی تلافی کے لئے سجدہ سہو کی سہولت موجود ہے،

اگر بالفرض سوگئے یا کسی اور عذر کی بنا پر نماز نہیں پڑھ سکے تو بعد میں جب یاد آئے تو قضا کرلے،

اگر وفات ہو جائے اور کوئی فریضہ ذمہ میں رہ گیا ہو تو اسکی مکافات فدیہ کےذریعہ ہوجاتی ہے، علی ھذا،

اب آیئے اس کے برعکس چند دوسرے مذاہب کی عبادات کا بھی کچھ جائزہ لیتے چلیں،

یہودیوں کے یہاں ہفتے کے دن آگ جلاناممنوع ہے،اب جن لوگوں کا کاروبار ایساہو کہ جس میں آگ کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اپنے کار و بار کا کیا کریں، کوئی بیمار ہے،اسکے لئے کھانا پکانا ہے دوا علاج کیلئے دودھ پانی وغیرہ گرم کرنا ہے تو وہ کیاکرے،جن علاقوں میں بجلی کی سہولت نہیں ہوتی چراغ سے روشنی حاصل کی جاتی ہو، اگر چراغ بجھ جائے تووہاں کےلوگ کیاکریں، کوئی فیکٹری یاکارخانہ جسمیں آگ جلانےکی ضرورت ہوتی ہے وہ نہیں چل سکتا،

آلغرض آگ انسان کی ایسی طبعی ضرورت ہے جس کے بغیر بہت سارے مسائل اور مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں،،

اسی طرح یہودیوں کے یہاں ہفتےکے دن سواری پر سوار نہیں ہو سکتے، اب اگر کوئی انسان بیمار ہے،مجبور ومعذور ہے،پیدل نہیں چل سکتا وہ کیا کر ے؟ کہیں جنگل و بیابان میں جمعہ کا سورج غروب ہوگیا اور سنیچر کی رات شروع ہوگئی تو مسافر کیا کرے؟ اسی جنگل بیابان میں رات اور دن گذارے! ان مشقتوں کو دیکھتے ہوئے تو آدمی یہی کہے گا کہ یہ مذہب ہے یا جان کی آفت؟

عیسائیوں کے یہاں صرف اتوار کے دن ہی عبادت ہو سکتی ہے باقی پورے ہفتے میں کسی اور دن عبادت نہیں کر سکتے،اب اگر کوئی اتوار کے علاوہ کسی اور دن میں عبادت کرنا چاہے تو اسے عبادت کرنے کی اجازت نہیں،اسی طرح انکے یہاں عبادت صرف چرچ ہی میں ہوسکتی ہے، اگر کوئی آدمی کسی وجہ سے چرچ نہیں پہو نچ سکتا، تو اپنے گھر یا آفس میں عبادت نہیں کرسکتا،کوئی سفر وغیرہ میں ہے، تو وہ سنڈے پر یئر نہیں منا سکتا،

ایک دوسرے رخ کا بھی اندازہ کر لیجئے کہ عیسائیوں کے یہاں اگر کوئی اپنے گناہوں سے توبہ کرنا چاہے تو اسے پادری کے پاس جاکرطاپنے گناہوں کا اعتراف کرنا ہوگا، اور اسکے سامنے توبہ کرنی پڑےگی جبھی اسکی توبہ مکمل ہو گی، ورنہ توبہ ہی مکمل نہ ہوگی،

یہودیوں کے یہاں اگر کوئی اپنے گناہوں سے توبہ کرنا چاہے تواسے دیوار گریہ کے پاس جانا ہوگا" دیوار گریہ غالبا اسرائیل میں ہے"کسی اورجگہ کی توبہ معتبرنہیں،

جب کہ کوئی مسلمان اگر توبہ کرنا چاہے تو اسے کسی کے پاس جانے کی حاجت نہیں، اورکسی کے سامنے اعتراف گناہ کی کوئی ضرورت نہیں، بلکہ جب دل میں توبہ کاداعیہ پیدا ہو، اسی وقت دل سے اپنے گناہوں پر ندامت کے ساتھ آئندہ اس گناہ کے ترک کر دینے کا پختہ عزم کر لے بس إن شاءاللہ اس کی توبہ قبول ہوجائیگی!

غرض اسلام کے اندر عبادات واعمال میں جو سادگی اور توسع رکھی گئی ہےاس کی نظیر اور مثال کسی اور مذہب میں نہیں مل سکتی، تو یہ بھی اسلام کی دیگر ادیان و مذاہب پر فو قیت و برتری کی واضح اور بین دلیل ہے۔ لہذا اسلام ہی ہمارا محبوب اورپسندیدہ مذہب ہے،،(فالحمد للہ علی ذالک)

"" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" "" ""

دلیل6 : / مذہب اسلام کی فوقیت

باعتبار آفاقییت و عالمگیریت

اسلام سےپہلے جوادیان ومذاہب آئے وہ سب یا تو کسی خاص قوم اور قبیلے کی طرف،یاکسی مخصوص خطہ اور علاقہ کی طرف، ان میں سے کوئی مذہب بین الاقوامی اور عالمگیری نہیں ہوا،

چنانچہ قرآن مقدس نے پہلے انبیاء کرام کی بعثت کا تذکرہ اسی تخصیصی انداز میں پیش کیا ہے، مثلا ارشاد ربانی ہے" و إلی ثمود أخاهم صالحا" اور قوم ثمود کیطرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کوبھیجا "والی عاد اخاهم هودا" اور قوم عاد کی طرف ان کے بھائی هود علیہ السلام کو بھیجا"والی مدین اخاهم شعیبا"اور اهل مدین کی طرف انکےبھائی شعیب علیہ السلام کوبھیجا، ایک جگہ" گیارہویں پارے میں"حضرت نوح علیہ السلام کے تذکرےکے بعد ارشاد فرمایا "ثم بعثنا من بعده رسلا الی قومهم" پھرحضرت نوح علیہ السلام کے بعد ہم نے رسولوں کو بھیجا ان کی قوموں کیطرف، ایک جگہ ارشاد باری تعالی ہے" ولقد بعثنا فی کل أمة رسولا" اور تحقیق ہم نے ساری قوموں میں رسولوں کو بھیجا،

اس سے صاف واضح ہوجاتا ہیکہ جب ساری قوموں کی طرف الگ الگ رسول بھیجے گئے توجس رسول کو جس قوم کی طرف بھیجا گیا اس رسول کی رسالت و نبوت اور اس کی لائی ہوئی کتاب و شریعت بھی اسی قوم کے لئے مخصوص تھی، ورنہ الگ الگ قوموں کی طرف الگ الگ رسول بھیجنے کی کو ئی ضرورت نہ ہوتی، نیز ایک ہی وقت اورایک ہی زمانے میں متعدد انبیاء کرام کا ہونا"مثلا حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسمعیل علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام ایک ہی زمانے میں ہوئے، حضرت موسی علیہ السلام حضرت هارون علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، ایک زمانہ میں ہوئے" یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ سابقہ

انبیاء کرام علیھم السلام کی بعثت ان کی اپنی مخصوص اقوام و ملل کی طرف ہوئی ورنہ ایک نبی کے رہتے ہوئے دوسرے نبی کی بعثت کی کوئی حاجت کیوں کر ہوتی،

نیز یہ حقیقت بھی واضح ہے کہ پہلےانبیاء کا زمانہ بھی محدود ہوا کرتا تھا، ایک نبی کے بعد جب دوسرے نبی کو مبعوث کیا جاتا تو پہلے نبی کا زمانہ ختم ہو جاتا، اور دوسرے نبی کا زمانہ شروع ہو جاتا، ورنہ اگر نبی سابق کا زمانہ نبوت محدود نہ ہوتا توایک نبی کےبعد دوسرے نبی کو مبعوث کرنیکی حاجت نہ ہوتی بلکہ پہلے نبی کی نبوت، اور دین و شریعت بعد کے زمانوں کے لئے کافی ہوتی،،

خلاصہ کلام یہ کہ قرآن مقدس کی ان آیات سے یہ بات ثابت اور واضح ہو جاتی ہے کہ سابقہ تمام انبیاء کی بعثت ان کی مخصوص اقوام و ملل کی طرف ہوئی اور انکا زمانہ نبوت ورسالت محدود رہا اسی لئے انکی بعثت کو مخصوص اقوام ومتعین زمانوں کی طرف منسوب کیا گیا،

جب کہ مذہب اسلام اور پیغمبر اسلام خاتم الانبیاء و المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ و سلم کی نسبت کسی خاص قوم اور قبیلے کی طرف یاکسی خاص زمان و مکان کیطرف نہیں کی گئی،چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کہیں نہیں کہاگیا ارسل الی العرب، الی العجم، الی قریش،الی مکہ، یاالی المدینہ، بلکہ مذہب اسلام اور پیغمبر اسلام حضرت محمدرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آفاقیت وعالمیت،بین الاقوامیت و عالم گیریت کو اجاگر کر نے کےلئے جہاں بھی خطاب کیا گیا

تو کسی خاص قوم اورقبیلےکو یاکسی مخصوص زمان ومکان کو مخاطب نہیں بنایا گیا،بلکہ قیامت تک کی پوری انسانیت اور سارے زمانوں کو علی الاطلاق مخاطب بنایاگیا"یاایھاالناس قولوا لاالہ الااللہ تفلحوا" اے لوگو لا إلہ الا اللہ کہ لو کامیاب ہو جاؤگے" یاایھا الناس قد جائکم الرسول بالحق من ربکم"اے لوگو تمھارےپاس تمھا رے رب کی طرف سے رسول برحق آچکے ہیں"قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا" آپ فرما دیجئے اے لوگو یقیناً میں تم سب (قیامت تک آنے والی یوری انسانیت) کی طرف اللہ کا رسول ہوں" وما ارسلنک الا کافة للناس بشیرا و نذیرا" اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر تمام لوگوں" پوری انسانیت " کے لئے بشیر ونذیر بناکر" وما ارسلنک الارحمة للعالمین" اور ہم نے آپ کو دنیا جہان کے لئے محض رحمت بنا کر بھیجا ہے "واعتصموا بحبل اللہ جمیعا" اوراللہ کی رسی کوتم سب مل کرایک ساتھ مضبوطی سے تھام لو" یاایھا الناس قد جائتکم موعظةمن ربکم وشفاء لما فی الصدور" اے لوگو تمھارےپاس تمھارے رب کیطرف سے نصیحت اور دلوں کی تشفی کاسامان آگیا"یا ایھا الناس قد جاءکم برھان من ربکم" اے لوگو تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے برھان اور صریح دلیل آ گئی، اس طرح کی سیکڑوں آیات و روایات ہیں جن میں پوری انسانیت کو مخاطب کیا گیا ہے،

جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مذہب اسلام عالمیت وآفاقیت اورکلمہ اسلام کی بنیاد پرعالمی وحدت واجتماعیت کاداعی اور حامی ہے، اور بلا تفریق زبان والوان، بلا امتیاز قبائل و

اقوام، اور بلا تحدید زمان و مکان اتحاد ملت اور وحدت قوم کا نظریہ پیش کرتاہے، جو کہ مذہب اسلام اور پیغمبر اسلام خاتم الانبیاء و المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاخصوصی امتیازہے، جو کہ دنیا کی دیگرکسی بھی قوم و ملت کےپلو میں ایسا بے مثال و بے نظیر قومی واجتماعی نظریہ نہیں مل سکتا،،

چنانچہ آیئے اب ذرا بعض دیگر اقوام کے قومی نظرئے کا جائزہ بھی لیتے چلیں،

اهل کتاب یہود ونصاری کادعوی ہے کہ نبوت صرف بنی اسرائیل ہی کی میراث ہے کس اور قوم میں نبوت نہیں ہو سکتی، چنانچہ انھوں نے اپنے اسی باطل نظریہ کے پیش نظر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم کی نبوت و رسالت کا آپ صلی ألله تعالیٰ علیہ وسلم کو بحیثیت آخری نبی جاننے اور پہچاننے کے باوجود انکار کیا" جس کو قرآن مقدس نے خود بیان کیا ہے" الذین آتینهم الکتاب یعرفونه کما یعرفون أبناء هم، وان فریقا منهم لیکتمون الحق و هم یعلمون" اهل کتاب آپ صلی ألله تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے پہچانتے ہیں جیساکہ اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں، اور بیشک ان میں کاایک فریق حق بات کوجاننےکے باوجود چھپاتا ہے،

اهل فارس کادعوی ہےکہ نبوت ورسالت صرف ایزج کی اولاد کاحق ہے،

ہندووں کا کہنا ہے کہ آکاش وانی کا درشن صرف گنگا جمنامیں اشنان کرنےوالا ہی کرسکتا ہے، اسیلئے آدیواسیوں، شودروں، ہریجنوں اور دیگر نچلی اقوام کو اپنی مندروں

میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے، اہل چین کا دعوی ہے کہ فرزند آسمانی صرف ہم ہیں،

غرض اقوام عالم میں ساری قوموں کے یہاں رنگ ونسل اور زمان ومکان وغیرہ کی بنیاد پر فرق وامتیاز بھید بھاو، اور چھوت چھات کے الگ نظریئے پاے جاتے ہیں، صرف مذہب اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو " کافة"جمیعا"عامة" اور ایھا الناس"کےالفاظ سےقیامت تک پیدا ہونےوالی ساری انسانیت کو بلا تفریق و تحدید مخاطب کرتا ہے، لہذا تمام ادیان و مذاہب پر مذہب اسلام کی فوقیت و برتری کی یہ بھی ایک واضح دلیل ہے، اسلئے ہمارا پسندیدہ مذہب اسلام ہے▪▪▪▪▪▪▪ (فالحمد للہ)

اصلاحی مضامین

Post a Comment

About Us | Contact Us | Privacy Policy | Terms and Conditions | Disclaimer

Powered by Blogger

Theme images by Maliketh